تقریر اعتراضات بر رسالہ تقویۃ الایمان

علامہ فضل حق خیر آبادی (رحمۃ اللہ علیہ)

تقویۃ الایمان کا اولین رد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر اول

بقلم حضرت علامہ محمد فضل حق [illegible]

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ [illegible] میں [illegible]
[illegible] قیامت [illegible] محمد فضل حق [illegible]
[illegible] تحریر [illegible]

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی [illegible]
[illegible] (شفاعت [illegible]) [illegible] محمد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

محمد عبد الحلیم [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ترجمہ: محمد عبدالحکیم شرف

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لیے ہیں اور اچھی عاقبت متقین کے لیے ہے، درود و سلام ہو اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی تمام آل اور صحابہ کرام پر۔

صاحب تقویۃ الایمان نے اپنی کتاب کی تیسری فصل میں شرک فی العادۃ کا رد کرتے ہوئے وجاہت کا معنی بیان کرنے کے بعد کہا:

> اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن
> سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتے جبرئیل اور
> محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔

یعنی اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ ایک آن میں ایک امر کن سے کروڑوں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر عدم سے وجود میں لے آئے اور یہ جمہور مسلمانوں کے متفقہ عقیدے کے خلاف ہے (کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال ممتنع الوجود ہے، یہ صغریٰ ہے) اور جس چیز کا وجود ممتنع اور محال ہو وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل نہیں ہے (یہ کبریٰ ہے)

صغریٰ کا بیان یہ ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی شخص ممکن ہو تو وہ نبی ہوگا کیونکہ غیر نبی، نبی کی مثل نہیں ہو سکتا لیکن آپ کے مماثل نبی ممکن نہیں ہے کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور خاتمیت کا معنی یہی ہے کہ آپ کی مثل کا وجود ممکن نہ ہو اس لیے کہ انسانی کمالات کی انتہا مرتبہ نبوت ہے اور اس مرتبہ کا مآل یہ ہے کہ خواص ثلاثہ کے قوی ترین مراتب پر مشتمل ہو جس سے زیادہ قوی مرتبہ

؎ علامہ عبد ... نے یہ بھی فرمایا ہے کہ علماء اسلام (باقی اگلے صفحہ پر)

عالم امکان میں متصور نہیں ہے، لہٰذا ختم نبوت سے بلند مرتبہ ممکن ہی نہیں ہے

وہ مرتبہ کہ وجود امکانی کے مراتب میں اس سے بلند تر کوئی مرتبہ نہیں ہے وجود خاتم الانبیاء کا مرتبہ ہے، جب نبوت اس مرتبہ تک پہنچتی ہے تو ختم ہو جاتی ہے، ابتدا کے سلسلے میں معلول اول کا مرتبہ اور انتہا و رجوع کے سلسلے میں خاتم کا مرتبہ یکساں ہے، ابتدا و انتہا کی قوس نزولی و صعودی اس جگہ ختم ہو جاتی ہیں اور دائرہ وجود اس جگہ مکمل ہو جاتا ہے جس طرح سلسلہ آغاز میں اس سلسلہ اور واجب الوجود کے درمیان کوئی فرد متصور نہیں ہے، اسی طرح سلسلہ نہایت میں آخر سلسلہ اور واجب الوجود کے درمیان کوئی مرتبہ متصور نہیں ہے جس طرح وجود کا آغاز واجب الوجود ہے اسی طرح وجود کا انجام بھی وہی ہے، مبدا بھی وہی ہے معاد بھی وہی ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مماثل ممکن ہو تو یقیناً اس کے واقع ہونے سے محال لازم نہیں آئے گا، کیونکہ ممکن کے واقع اور متحقق ہونے سے محال لازم نہیں آیا کرتا، جبکہ اس جگہ خاتم النبیین کے مماثل کے واقع ہونے سے آیہ کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کے منطوق کا کذب لازم آتا ہے یہ آیت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل کے بالفعل موجود ہونے کے

مسئو گزشتہ سے آگے ۔ کہتے ہیں کہ نبی میں تین شرطیں ۔ خواص کا پایا جانا ضروری ہے ۔ کیفیات سے مطلع ہونا اور یہ سب لیے کہ اس کی روح کا مقرب فرشتوں کے ساتھ اتصال ہوتا ہے ۲ خاصہ کا ہیولے ان کی طاعت کرتا ہے اور وہ اس میں تصرف کرتے ہیں مثلاً ہوا کو پانی بنا دینا ۳ فرشتوں کو انسانی صورت میں دیکھتے ہیں اور ان کا کلام بطور وحی سنتے ہیں (نبراس ص ۲۹ مخفضاً) خواص ثلاثہ سے عوام یہ آبادی کی مراد بھی تین خواص ہیں ۱۲ شرف قادری

ممتنع ہونے پر صراحت دلالت کرتی ہے ، وجودِ مثل کو ممکن ماننا اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ وبا قرار دینا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال ہے کیونکہ وہ نقص ہے اور نقص اللہ تعالیٰ کے بارے میں محال ہے آیاتِ وعید ، دیگر آیات اور احادیث کے پیشِ نظر شروطِ معلومہ کے ساتھ مشروط ہیں ، ظاہر ہے کہ آیتِ مذکورہ ان آیات کی طرح نہیں ہے تاکہ اس آیت کو قوتِ شرطیہ میں قرار دے کر توہم کذب کے استحالہ کو دفع کیا جا سکے ۔

بری کی دلیل یہ ہے کہ قدرت کا معنیٰ جب فعل اور ترک کا صحیح ہونا جیسے کہ محقق . . . کی شرح مقاصد عضدیہ میں ہے یا قدرت کا معنیٰ وہ صفت ہے جو ارادہ کے مطابق مؤثر ہو جیسے کہ شرح مواقف اور تجرید کی شرحِ جدید میں ہے اور لازمی بات ہے کہ ایسی صفت فاعل کی نسبت سے صحت کا تقاضا کرے گی کیونکہ قادر وہی ہے جس سے پہلے فعل کا صادر ہونا اور ترک دونوں صحیح ہوں ، فاعل کی نسبت کی قید اس لیے لگائی ہے کہ فعل فی نفسہٖ ممکن اور صحیح ہے قدرت نے اسے ممکن اور صحیح نہیں بنایا ورنہ قلب لازم آئے گا اور جب یہ محال کا ممکن بنا دینا لازم آئے گا ، ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ قدرت نے فعل کو اس موجد کی نسبت سے صحیح اور ممکن بنا دیا ہے ، ماننا پڑے گا کہ قدرت ممکن پر ہی ہوتی ہے ، اس معاملے میں تمام ممکنات برابر ہیں ، قدرت کی مقتضی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور مقدور ہونے کو صحیح قرار دینے والا امکان ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نسبت تمام ممکنات کی طرف برابر ہے ۔

اب بعض پر قدرت ثابت ہوئی تو تمام ممکنات پر قدرت ثابت ہو گی ، کیونکہ امکان اور ممکنات میں مشترک ہے اللہ تعالیٰ ہر اس چیز پر قادر ہے جو ممکن ہو ممتنع اور واجب اس کی قدرت کے تحت داخل نہیں ہیں ۔ اس سے عجز لازم نہیں آتا . . . مقابل ہے کیونکہ ممتنع کے ایجاد پر قدرت کا نہ ہونا عجز نہیں ہے ، بلکہ

یہ کہ ممتنع وجود کے قابل ہی نہیں ہے۔ آیت اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور وَاللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ میں مفسرین نے یہ بات ان ہی بیان کی ہے کہ
شے سے مراد ممکن ہے، کیونکہ محال بالاتفاق شے نہیں ہے اور جب اس پر قدرت
نہیں ہوتی۔ بیضاوی میں ہے کہ قدرت کا معنی شے کو پیدا کرنا ہے

صاحب کشاف جو اکابر معتزلہ میں سے ہیں آیۃ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ کی تفسیر میں کہتے ہیں۔

> قادر حق میں شرط یہ ہے کہ فعل محال نہ ہو جب تمام اشیاء پر قادر
> کا ذکر ہو تو محال خود مستثنیٰ ہے گویا کہا گیا ہے کہ ہر اس چیز پر قادر
> ہے جو ہو سکتی ہے، اس کی نظیر یہ ہے کہ کہا جاتا ہے وہ شخص سارے
> شہر کا امیر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے سوا کا امیر ہے وہ شخص
> بھی اگرچہ انسانوں میں سے ہے لیکن اس وقت وہ ان میں داخل
> نہیں ہے۔

اس بات سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ معتزلہ بھی اس امر کے قائل ہیں
کہ واجب تعالیٰ ممتنع پر قادر نہیں ہے پس ثابت ہو گیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نظیر ممتنعات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی مثل ایک شخص کے پیدا کرنے پر بھی قادر نہیں ہے چہ جائیکہ ایک آن میں آپ
کی مثل ہزاروں فرد پیدا فرما دے۔

اس جگہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر وہیں کے صغریٰ میں امتناع سے
مراد امتناع ذاتی ہے تو ہم صغریٰ تسلیم نہیں کرتے کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

۱؎ جار اللہ زمخشری، تفسیر کشاف طبع تہران ج ص [illegible]

علیہ وسلم کی نظیر [illegible] ممکن ہے بالغیر اس لیے محال ہے کہ آپ کا خاتم النبیین
ہونا اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے [illegible] اور اللہ تعالیٰ کی خبر میں کذب ممتنع بالغیر
اور ممتنع بالغیر ہو [illegible] لیکن [illegible] کے منافی نہیں ہے اور اگر امتناع سے مراد امتناع بالغیر
ہے [illegible] کلام ہے کہ اس جگہ ممتنع کس معنیٰ میں ہے، اگر
اس جگہ بھی ممتنع بالغیر ہو تو [illegible] ہے لیکن بڑے ممنوع ہے کیونکہ ہمیں یہ تسلیم
نہیں ہے کہ جب چیز کا وجود ممتنع بالغیر ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل نہیں ہے جب
[illegible] ممتنع بالذات ہو تو [illegible] کی صحت میں شک نہیں ہے لیکن [illegible]
[illegible] کے تحت [illegible] لازم نہ آیا۔ اس گفتگو سے واضح ہو گیا کہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل کے واقع ہونے سے جو محال لازم آیا ہے وہ امتناع
[illegible] وجہ سے ہے نہ کہ امکان ذاتی کی بنا پر۔

مخفی نہ رہے کہ یہ جواب ہمارے مقصد کے منافی نہیں ہے، کیونکہ ایسا ممکن بالذات
[illegible] قرآن سے ثابت ہو اس کے وقوع کے ساتھ تین صفات کا تعلق
[illegible] قدرت کا تعلق ۲ [illegible] کا تعلق جس کا مطلب ہے دو مقدوروں میں سے
[illegible] تو خاص کرنا ۳۔ خلق کا تعلق جس کا معنیٰ ہے شے کا عدم سے خلعت
وجود [illegible] کا پانا۔ خلاصہ یہ کہ جس ممکن کے واقع نہ ہونے کی خبر خود اللہ تعالیٰ نے
[illegible] اس کا واقع ہونا ممتنع بالذات کی طرح قدرت سے خارج ہے [illegible] گر فرض کیا جائے
[illegible] خبر بھی قدرت کے متعلق ہونے کے منافی نہیں ہے اور بہت سے افراد مظہر تجلیات
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے مماثل، امکان ذاتی اور
[illegible] سے پیش [illegible] صرف اس اعتبار سے وہ ممکن ذاتی ہیں، قطع نظر امور خارجیہ اور

[illegible] محمد رضا بریلوی [illegible] شرف قادری

کو اتنی ہے ۔ اللہ ذوالجلال کی قدرت سے وجود ہو سکتے ہیں تو قابل ہو بات ہے
یہ ممکن اور متصور بعض امور ہیں ۔ وقوع کو عقل نقص [illegible] سکتا [illegible] ان [illegible] ہو کر
پیش نظر رکھتے ہوئے جائز قرار دے [illegible] ان پر سبحان کی قدرت [illegible] ہو [illegible] عام
جہان اور پریشان کرنے کے مترادف [illegible] سے عقائد [illegible] ہے بربر ہے کیونکہ
تقویۃ الایمان کی عبارت میں جو مطلب بیان کیا گیا ہے [illegible] ہرگز یہ سمجھ سکتے
صرف خواص ہی سمجھ سکتے ہیں جو امکان ذاتی ، متنازع بالغیر [illegible] حیث
ہی اور من حیث الکلمہ کے مطلب ومفہوم سے [illegible] سالہ
(تقویۃ الایمان) کی مذکورہ عبارت کے مطلب تک [illegible] سکتے ہیں ۔

صاحب تقویۃ الایمان نے اس عقیدے کو دین کے بڑے [illegible] میں [illegible]
دیا ہے ، عوام اس عقیدے کو ذہن نشین اور خالی ذہنوں میں نقش کرنے کے بعد حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی مثل ان گنت [illegible] وجود کو
دوسرے انسانی وجود کی طرح قابلِ وقوع سمجھ جائیں گے ، اس کے علاوہ ان سے کسی دوسری
ہدایت کی توقع نہیں ہو سکتی ۔

اس صورت میں اگر کوئی شخص کسی عام آدمی کو یہ سمجھائے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ہونے ہونے کے عقیدے کو اس کے پیچھے ہونے کے عقیدے کے برابر
جانو تو کیا حرج اور کیا نقصان ہوگا ، کیونکہ موضوع ومحمول کی خصوصیت سے قطع نظر قضیہ
بھی بلاشبہ صدق وکذب کا احتمال رکھتا ہے

مقام حیرت ہے کہ قطع نظر اس بات سے کہ اس مثال سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں بے ادبی ، گستاخی اور زبان درازی لازم آتی ہے اور اس کے سننے سے منکرین
نبوت کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ، یہ رسالہ عوام کو سمجھانے کے لیے اردو میں لکھا گیا ہے
سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت عامہ تامہ کے سمجھانے کیلئے یہی مثال رہ گئی تھی کہ حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل [illegible] وافر [illegible] جو ممکن ہے۔ اس کے علاوہ ان
مثال نہیں تھی۔

اے اللہ ہمیں حق کو حق ماننے اور اس کی پیروی کی توفیق عطا فرما اور باطل کو باطل ماننے اور اس
سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

ہدیۂ تشکّر

حضرت علامہ محمد فضل حق خیر آبادی قدس سرہٗ کی یہ
فارسی تحریر ہمیں جناب رئیس الاطبا حکیم نصیر الدین (برادر زادۂ
علامۃ الہند مولانا معین الدین اجمیری) سے دستیاب
ہوئی جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔